رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ :- مہر محمد خان

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲۸ر فروری سنہ ۱۹۲۱ء دوشنبہ | مطابق ۱۹ر جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین





## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں۔

۲۵ر فروری کو سکھوں کے مقدس گرنتھ پور کے گورو صاحب جو چھوٹی عمر کے ہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ مفصل آئندہ۔

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب اس پیری کے زمانہ میں اپنی جوان ہمتی کا جو ثبوت دے رہے ہیں۔ وہ نہایت قابل قدر اور لائق تعریف ہے۔ اسوقت تک آپ کئی ایک نہایت مفید عمارتیں رفاہ عام کے لئے تعمیر کرا چکے ہیں۔ اب آپ احمدیہ بازار میں پختہ فرش لگوا رہے ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ قبلہ میر صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

## نامہ لنڈن

### میرا انگلستان سے آخری خط

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ۳۱ر جنوری ۱۹۲۱ء)

**پورٹسمتھ** انگلستان کے جنگی بیڑہ کا سب سے بڑا بحری مستقر جنوبی ساحل انگلینڈ پر واقع شہر پورٹسمتھ ہے جس کا ایک حصہ سوتھ سی کہلاتا ہے۔ اس شہر کو اسلام سے خاص مناسبت ہے۔ اس کا طغرائے شہر ستارہ و ہلال ہے۔ آپ اس نشان کو شہر کی ہر پبلک عمارت پر منقش شدہ پائینگے جھنڈوں پر نشان ہلال ہے۔ بجلی کے کھمبوں، ٹرام کار اور سی کے بنے ہوئے برتنوں پولیس کارپوریشن کے دوسرے ملازمین کی وردیوں پر آپ کو یہی نشان ملیگا۔ شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ایک ترکی قبرستان ہے جسمیں دو ترک افسر اور چند سپاہی مدفون ہیں۔ سرکار کی طرف سے قبرستان کی نگہداشت کی جاتی ہے۔ قبروں پر پتھر کے کتبے ہیں جن پر کلام پاک کی آیات لکھی ہیں۔ اس شہر کی بندرگاہ میں وہ جہاز ہے جس کا نام وکٹری ہے موجود ہے۔ اور جو انگلستان کے مشہور امیر البحر لارڈ نیلسن کا جہاز علم بردار تھا۔ اور جسپر معرکہ ٹرافالگر میں لارڈ موصوف کام آئے تھے۔ اس شہر میں خدا کے مسیح موعود پر ایمان لانیوالے مومنین کی جماعت کے ایک رکن سے زیادہ افراد بیٹھے ہیں۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کا بھی اس بستی سے خاص تعلق ہے۔

**میری آمد اول و ثانی** جماعت کی تربیت و تعلیم کیلئے احمدی مبلغین ہمیشہ لنڈن سے یہاں آتے رہے ہیں۔ اولاً چوہدری فتح محمد صاحب کے وقت میں مسٹر کراکسفورڈ

ایمان لائی تھیں۔ پھر اسکے بعد محمد یونس اینس فاطمہ نیفولڈ اور خدیجہ نیفولڈ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئیں۔ اور برادران قاضی صاحب و مفتی صاحب برابر یہاں آتے اور بعض مقامی سوسائیٹیوں میں لیکچر دیتے رہے۔ برادرم چوہدری صاحب بھی اس عرصہ میں دو ایک مرتبہ دورہ کر گئے۔ مگر میرے لئے ہم خرما و ہم ثواب کے ماتحت گذشتہ اگست میں بہ تقریب تعطیل گرما یہاں آنے کا پہلا موقعہ تھا۔ اور اب بوجہ رخصت اور آخری ملاقات دوسری مرتبہ آنا ہوا ہے۔ میں نے خدا کے فضل سے ہر دو موقعوں پر سعید ارواح کو حق کا متلاشی اور سچائی کا طالب پایا ہے۔ اور اُمید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اس جگہ ہماری جماعت بہت ترقی کریگی ٭

**پہلی آمد اور کام** پہلی مرتبہ گذشتہ ستمبر میں خاکسار نے جماعت کے احباب کو فرداً فرداً نمازیں اور اوامر و نواہی اسلام سکھانے اور سلسلہ حقہ کے مخصوص مسائل سے زیادہ واقف بنانے کی کوشش کی۔ اور باضابطہ انجمن احمدیہ بنائی۔ اور تین مرتبہ جماعت کو جمع کر کے وعظ کیا۔ چونکہ ان ایام میں وہاں ہمارا نوجوان جوشیلا مخلص دوست عبد اللہ بانٹلے معہ اپنی اہلیہ حمیدہ بانٹلے اور بچے بشیر بانٹلے کے گورنمنٹ ملازمت کے تعلق سے مقیم ہے اور اسے دین سیکھنے کا شوق بھی ہے۔ اسلئے ان میاں بیوی کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت کچھ سکھانے اور پڑھانے کا موقعہ ملا۔ تربیت و تعلیم جماعت کے علاوہ کنارہ بحر پر جو تفریح گاہ ہے۔ وہاں کرایہ کی گھوڑا گاڑی لے کر اور اسے بطور سٹیج استعمال کر کے تین تقریریں کیں۔ جو بہت توجہ سے سُنی گئیں۔ اس شہر میں ایک نئی سوسائیٹی بنام "اخوت" ہے اسکی دعوت پر ویزلین چرچ کے وسیع ہال میں ۲ ہزار سے زیادہ مردوں کے مجمع میں (اس مجلس کی ممبر عورتیں ہیں) پیغام اسلام پہونچایا گیا۔ حاضرین نے نہایت اخلاص و محبت سے خادم مسیح کو خوش آمدید کہا۔ حاضرین معززین ممبران پارلیمنٹ اور کلیسیائے کے ارکان بھی تھے۔ اسکے بعد آزاد سپر چوالسٹ چرچ میں ممبران چرچ کی درخواست پر فصل ... کے شکریہ کا خطبہ Harvest Thanks Giving service پڑھا جسے حاضرین نے بہت پسند کیا اور دوبارہ تقریر کرنے کے لئے آنے کی درخواست کی ٭

اس دفعہ علاوہ بہت سے لوگوں کو سلسلہ کے قریب لانے کے ایک متین فہیم سلیم الطبع دوست مسٹر جیمز ٹرنر نام کو سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے کی بھی توفیق ملی۔ اور اس کا نام عاجز نے عبد الرحیم رکھا۔

**دوسری آمد اور کام** دوسری مرتبہ جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ پورٹ سمتھ میں آنے کی غرض دوستوں سے آخری ملاقات کرنا تھی۔ مگر اس کے ساتھ ہی آزاد سپر چوالسٹ گرجا نے درخواست کی۔ کہ میں ان کے ہاں وعظ کروں۔ چنانچہ اتوار کے روز ۳۰ جنوری کو وہاں وعظ کیا۔ گرجا کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تیسرے پہر کے وعظ سے متاثر ہو کر کارکنان گرجا نے استدعا کی۔ کہ میں شام کو پھر تقریر کروں۔ چنانچہ شام کو دوبارہ وعظ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میرے ناچیز خادم احمدیت کے کلام و نام میں اسقدر برکت ہوئی۔ کہ گرجا کا دروازہ کھُلا رکھنے اور دروازہ تک مرد و عورت کے کھڑے رہنے کے علاوہ بہت لوگوں کو جگہ نہ ملنے کے باعث واپس جانا پڑا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ٭

اس تقریر و ملاقات کے علاوہ جسقدر مختصر وقت میں ہو سکا دوستوں کو تربیت و تعلیم کے رنگ میں سکھایا۔ واپسی پر احباب سٹیشن پر رخصت کے لئے آئے۔ اور انہوں نے بانی سے نالائق نابکار ادنیٰ غلام مسیح موعود کے ساتھ اظہار اخلاص کیا۔ اللہ ان کا محافظ ناصر اور حامی ہو۔ آمین ثم آمین ٭

**لنڈن کے دوست** ہائیڈ پارک میں ایک آخری تقریر کر کے انگریزوں کو اسلام لانے اور توبہ کر کے اصلاح حال کرنے خدا کے فرستادہ پر جو انکی حکومت میں آیا ہے۔ ایمان لانے کا پیغام دیدیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ لنڈن سے رخصت ہوتے وقت میں اپنے سامنے اپنی بچیاں۔ بہنیں اور بھائی پاتا ہوں۔ اور ان کو اپنے ساتھ ایسے ہی انس کا اظہار کرتے دیکھتا ہوں۔ جو میرے اصل عزیز اظہار کرتے۔

اگر فرشتہ موت اسوقت میری جان نکالنے کے لئے آجائے۔ تو الحمد للہ کہ میرا ضمیر خوشی کے ساتھ بارگاہ رب العالمین میں خراماں خراماں جانے پر تیار ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے مسیح موعود کو سفید پرندے بکثرت پکڑتے ہوئے دیکھ لیا اور پیغام حق انگریز مرد و عورتوں کو پہونچانے کی خدمت میں بفضلہ تعالےٰ کامیاب حصہ لیا۔ اور میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اپنے آقا و مولا خلیفہ برحق محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود اور حضور کے آقا پر درود بھیجتا ہوں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ عبدك المسیح الموعود۔

**درخواست دُعا** احباب کرام! اب نیا ملک نیا کام اور بے شمار مشکلات کا سامنا نظر آرہا ہے اسلئے اس عاجز کے لئے دُعا فرمادیں ٭

انشاء اللہ ۹ فروری کو لورپول سے سوار ہو جاؤں گا۔ والسلام

## اخبار احمدیہ

**سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی کی اطلاع** چونکہ کراچی میں انجمن احمدیہ۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مقرر ہو کر اپنا کام حسب توفیق کر رہی ہے اسلئے جو بھائی جب کبھی کراچی تشریف لاویں۔ براہ نوازش اس عاجز کو ضرور ملا کریں۔ اور اگر ہو سکے۔ تو اپنی آمد کی اطلاع بذریعہ کارڈ دیدیا کریں۔ اس عاجز کا پتہ صدر کے تھانہ میں نہایت آسانی سے مل سکتا ہے۔

نیز عرض ہے۔ کہ جن احمدی برادران کے مطالعہ میں یہ تحریر اس عاجز کی آوے۔ یہ عاجز اُن سے للّٰہ درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ ازراہ ہمدردی اس عاجز کیلئے بارگاہ ایزدی میں دل سے دُعا فرمادیں۔ کہ اس عاجز کو دُعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ والسلام

خاکسار۔ نیاز محمد احمدی سب انسپکٹر کنٹونمنٹ پولیس کراچی

**اعلان نکاح** حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۸ دسمبر کو میرا نکاح رمضان بی بی بنت عمر الدین صاحب سے بعوض پچاس روپیہ مہر پڑھا۔ کمترین سلام اللہ احمدی چک ۵۵ ڈاکخانہ کاہرہ (منٹگمری)

**درخواست دُعا** احباب کی خدمت میں خاکسار ایک خاص کام کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء

# عصمتِ انبیاء

(مکرم جناب میر محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر)

(۸)

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت عیسائی صاحبان سورہ احزاب کی ان آیات کو پیش کرتے ہیں :-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(۳۳ - ۳۶ - ۳۷)

ان آیات کی بنا پر دو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ زینب جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی تھی۔ اس کی شادی آپ نے زید سے کرا دی۔ ایک دن آپ زید کو ملنے جو گئے۔ تو دروازہ سے جھانک کر زینب کو دیکھ لیا۔ وہ ایسی خوبصورت نظر آئی کہ آپ نے اس سے خود شادی کرنا چاہی۔ اور اسپر ایسی طرز سے نظر ڈال کہ خود زینب نے محسوس کر لیا۔ اور اس نے زید سے کہا کہ رسول کریم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اسپر اس نے طلاق دے دی اور رسول کریمؐ نے نکاح کر لیا۔

یہ ایک قصہ بنایا گیا ہے۔ جس کی ساری بنیاد اسبات پر ہے کہ رسول کریمؐ نے کبھی زینب کو دیکھا نہ تھا۔ ایک دن اتفاقاً جو دیکھ لیا۔ تو پتہ لگا کہ خوبصورت ہے۔ اسلئے اس سے نکاح کی خواہش پیدا ہوئی۔

لیکن اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اسوقت پردہ کا حکم نہ تھا۔ اور نہ زینب نے کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پردہ کیا تھا تو اس قصہ کا سارا تانا بانا ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) تاریخیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۳ھ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح کیا اور اسوقت تک پردہ کا حکم نہ نازل ہوا تھا۔

(۲) زینب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ آئی تھیں۔

(۳) وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی تھیں یہ نہیں کہ کہیں باہر کی یا کسی اور ملک کی تھیں کہ آپ نے انہیں کبھی دیکھا نہ تھا۔

(۴) باوجود پردہ کا حکم آنے اور پردہ کے جاری ہونے کے کوئی عورت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پردہ نہ کرتی تھی۔ اور میں پورے وثوق کی بنا پر کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کوئی عورت پردہ نہ کرتی تھی یہ بیتے اسلئے بیان کیا ہے کہ بعد میں بیہودہ اور جھوٹے قصے بنجاتے ہیں۔

(۵) پھر اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ رسول کریمؐ نے اپنی بہو سے شادی کر لی۔ لیکن جب وہ رسول کریم کی بہو تھی۔ تو آپ سے پردہ کیونکر کرتی تھی۔ اس سے بھی یہ قصہ رد ہو جاتا ہے۔

(۶) پھر تاریخوں سے ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے خود زید سے زینب کی شادی کرائی تھی۔ جب اس بات کا ذکر رسول کریمؐ نے اس کے بھائی اور خود اس سے کیا تو اس نے پسند نہ کیا اور کہا کہ اگر آپ نکاح کر لیں تو ہم راضی ہیں۔ زید غلام ہے اس سے نہیں ہونا چاہیئے۔ اسپر یہ آیت اتری۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرًا۔ ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبیناً۔ کہ کبھی مومن مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ کہ خدا اور رسول ایک فیصلہ کر دیں۔ اور پھر وہ اپنا کوئی اختیار رکھے۔ یہ کھلی گمراہی اور ضلالت ہے۔

اسپر زینب راضی ہو گئیں اور ان کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا گیا۔

اب اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود نکاح کرنا چاہتے۔ تو پہلے خود ہی کیوں نہ کر لیتے۔ دراصل رسول کریم کو اس شادی کی کوئی خواہش نہ تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے۔ فلما قضی زید منھا وطرا زوجنکھا۔ جب زید نے طلاق دیدی۔ تو ہم نے اس سے تیرا نکاح کرایا۔ تیری اس میں کوئی خواہش نہ تھی۔ آگے فرماتا ہے ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہٗ۔ کہ نبی کو کبھی مضائقہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کام میں جو اللہ اس سے کرائے۔ اور اللہ فرض کر دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ اس نکاح میں مضائقہ کرتے تھے اور آپ کی کوئی خواہش نہ تھی۔ لیکن خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے آپ کو کرنا ہی پڑا۔

کوئی کہے۔ کہ یہ تو قرآن کے الفاظ ہیں۔ جن سے رسول کریم کی خواہش کے نہ ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ الزام کی بنیاد بھی تو قرآن ہی کے الفاظ پر رکھی جاتی ہے۔ اگر ان الفاظ کو لیا جاتا ہے۔ تو ان کو کیوں نہیں لیا جاتا۔

(۷) پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ۹ بیویاں تھیں۔ اگر زینب سے آپ نے اس طرح شادی کی تھی۔ جس طرح معترض پیش کرتے ہیں۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ آپ ان کو سب بیویوں پر فوقیت دیتے۔ مگر کوئی نہیں ثابت کر سکتا۔ کہ ان کو کوئی امتیاز حاصل تھا۔ رسول کریمؐ نے اگر کبھی کو امتیاز دیا۔ تو حضرت عائشہ کو ہی دیا۔ جو دینی پہلو میں سب سے بڑھی ہوئی تھیں نہ کہ اس بیوی کو جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس سے عشقیہ رنگ میں شادی کی گئی تھی۔

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشٰہ میں رسول کریمؐ کو کہا گیا ہے۔ کہ تو لوگوں سے ڈرتا تھا۔

تجھے اللہ سے ڈرنا چاہیئے تہا۔ اور اللہ ہی اس بات کا مستحق ہے۔ کہ اس سے ڈرا جائے۔ گویا رسول کریم لوگوں سے ڈرتے تھے۔

اسکے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا لوگوں سے ڈرنا منع ہے؟ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے ایک طرح کا ڈرنا جائز ہے۔ اور ایک طرح کا ناجائز۔ جائز تو وہ ڈر ہے جو فطرتی طور پر ہو۔ اور ناجائز وہ ہے جو خدا کے مقابلہ میں ہو:

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں رسول کریم کا کونسا ڈر بیان کیا گیا ہے۔ آیا یہ کہ لوگ مجھے چھوڑ دینگے۔ میری مدد نہ کرینگے۔ اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ یہ ڈر تو ایک مومن کو بھی نہیں ہو سکتا۔ کجا یہ کہ نبی کو ہو۔ ہاں ایک یہ ڈر ہو سکتا ہے کہ لوگ گمراہ نہ ہو جائیں۔ اور یہی وہ ڈر ہے۔ جو لوگوں کے متعلق نبی کو ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تو یہ حالت تھی۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلك باخع نفسك الا یکونوا مومنین۔ کیا تو اسلئے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ کہ یہ لوگ مومن کیوں نہیں ہوتے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہی ڈر نا تہا۔ چنانچہ اسی جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

الذین یبلغون رسلت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ - وہ لوگ جو اللہ کی رسالت پہنچانے والے ہوتے تھے۔ یعنی جو نبی ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ نبی سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے۔

پھر جس آیت کی بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ احق ان تخشاہ - اللہ زیادہ حقدار ہے۔ کہ تو اس سے ڈرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلا ڈرنا بھی خوبی کی بات ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے تو لوگوں کے متعلق ڈرتا ہے۔ لیکن اللہ سے ڈرنا اس سے بھی زیادہ اچھا ہے۔ اگر پہلا ڈرنا اچھا نہ ہوتا تو پھر یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اللہ کا ڈرنا بہت اچھا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ رسول کریم کو فرماتا ہے کہ تو خیال کرتا ہے لوگ اس طرح فتنہ میں پڑ جائینگے۔ اس بات کا تجھے ڈر ہے۔ لیکن اللہ جو کہتا ہے وہی تجھیں کرنا چاہیئے:

## کیا حدیث کے راویوں میں کوئی یہودی راوی بھی ہے

مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں عربی کی پروفیسری پر ایک انگریز ڈاکٹر اے۔ایس۔ ٹریٹن A. S. Tritton صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اس پر نواب حاجی اسمٰعیل خان صاحب نے کچھ اعتراض کئے ہیں۔ جن کے جواب ۲ر فروری کے مسلم یونیورسٹی گزٹ علی گڈھ میں دئے گئے ہیں اور اپنی تائید میں ایک بڑی دلیل یہ پیش کی گئی ہے کہ:۔

"قابل غور یہ امر ہے۔ کہ کیا اس عہدہ پر یہودی یا عیسائی کا مقرر ہونا واقعی قابل اعتراض ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج "جب روایت حدیث جو علم دین ہے۔ یہودی سے جائز ہے۔ جس بنا پر رواۃ حدیث میں متعدد درمیانی راوی یہودی ہیں۔ اور ان کی روایت جمہور محدثین کے نزدیک مقبول ہے۔ تو علم ادب عربی کی تحصیل یہودی یا عیسائی سے کرنا کب ناجائز ہو سکتا ہے"۔

ہمارے نزدیک کسی یہودی یا عیسائی سے عربی ادب پڑھنا ممنوع نہیں۔ ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ کیا مسلمانوں میں عربی کے ادیب نہیں۔ اگر وسعت نظر سے دیکھا جائے تو عربی کے بہترین ادیب مسلمانوں میں موجود ہیں یہ جدا بات ہے۔ کہ وہ احمدی ہوں:

خیر یہ خداوندان مسلم یونیورسٹی کا اختیار ہے کہ جس کو چاہیں عربی کا پروفیسر مقرر کریں۔ لیکن اس کے جواز میں احادیث کے درمیانی راویوں کو جو یہودی قرار دیا گیا ہے۔ اسکے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں ہمیں معاف فرمایا جائے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ صاحب مضمون نے حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج کے جو معنے لئے ہیں۔ وہ سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔ اس حدیث کا مطلق یہ منشاء نہیں کہ رسول کریم سے جو روایات یہودی بیان کریں وہ تم لے لو۔ بلکہ اس کا محض یہ مطلب ہے کہ اسرائیلیات کے متعلق جو وہ بیان کریں اور وہ معقول ہو اور اسلام کے بیانات کے خلاف نہ ہو۔ اس کو تم لے سکتے ہو۔ اس سے زیادہ نہیں اور یہ دعویٰ کہ:۔

"رواۃ حدیث میں متعدد درمیانی راوی یہودی ہیں" سراسر تحکم اور بے اصل ہے۔ احادیث کی کتب ہمارے سامنے ہیں کوئی نہیں بتا سکتا کہ کوئی حدیث جس کا راوی یہودی ہو۔ اسکو محدثین نے مقبول قرار دیا۔ ہمارے محدثین رحمہم اللہ اجمعین نے تو اس معاملہ میں یہانتک احتیاط اور سختی کی ہے کہ کسی مسلمان کو بھی جو بدعتی ہو یا حافظہ کمزور رکھتا ہو یا مدلس ہو یا کسی اور تہمت سے متہم ہو۔ اسکی روایت کو مردود قرار دیا ہے چہ جائیکہ جمہور محدثین کے نزدیک یہودی کی روایات مقبول ہوتیں۔

ہمارے خیال میں یہ دعویٰ ناواقفیت اور اس حدیث کے صحیح معنے نہ سمجھنے کیوجہ سے کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم مجلد اول صہ پر امام ابی الحسین مسلم نے ایک باب باندھا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "باب فی ان الاسناد من الدین" اس باب میں امام موصوف نے اسلام کے بزرگوں کے اقوال درج فرمائے ہیں کہ کن سے روایت لینی چاہیئے۔ چنانچہ امام محمد بن سیرین کا قول نقل فرماتے ہیں۔ ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم اور اسی کے ساتھ دوسرا انہی کا یہ قول ہے کہ اہلسنت کی حدیث لو مگر ینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم۔ جب روایت کے بارے میں اتنی احتیاط ہے تو پھر وہ کیسے علم دین کی بنیاد احادیث شریف کے متعلق یہودی راویوں کی بات پر عمل شروع کر سکتے تھے:

---

## اچھوت ہندوؤں کے مقابلہ میں

آج تک ہندوؤں نے اچھوتوں کو بائیکاٹ کر رکھا ہے اور انکو حیوانوں سے بھی بدتر سمجھتے چلے گئے ہیں لیکن اب گنگا الٹی بہنے لگی ہے اور اچھوتوں نے تیاری شروع کر دی ہے کہ اگر ہندوان کے ساتھ وہی سلوک اب بھی روا رکھیں جو پہلے سے کرتے چلے آرہے ہیں تو ہم بھی انکو بائیکاٹ کر دیں۔ اچھوتوں کی یہ کوشش اور بیداری جو کہ اپنا جائز اور واجبی درجہ حاصل کرنے کے لئے ہے گو ہندوؤں میں پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھی جائیگی اور اسکے خلاف وہ زور لگائینگے۔ لیکن موجودہ آزادی اور جوش کے زمانہ میں کوئی اسکو علی الاعلان ناجائز اور ناروا قرار دینے کی جرأت نہیں کر سکیگا۔

حال ہی میں "اچھوت" لوگوں کا بھروچ میں جلسہ ہوا ہے۔ اس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ:۔

"اگر ہندوؤں نے اچھوتوں کیساتھ ویسا ہی برتاؤ جاری رکھا جیسا کہ وہ اب تک کرتے آئے ہیں تو ان کو ہندوؤں سے تمام تعلقات منقطع کرنے پڑینگے"۔

اس سے پتہ لگتا ہے کہ آخر ان لوگوں میں بھی اپنی حالت کا احساس پیدا ہوگیا ہے جنکو ہندوؤں نے انسانیت سے گرا رکھا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہندو صاحبان اپنے مذہب کے ان احکام کو جو "اچھوتوں" کے متعلق ہیں اور جن پر وہ اسوقت عمل کرتے چلے آئے ہیں۔ ترک کئے بغیر "اچھوتوں" کے مطالبہ کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتے ہیں اگر نہیں تو یقیناً انہیں ان احکام کو ترک کرنا پڑیگا۔ اور اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ زمانہ کا ہاتھ ایک بار اور ہندو مذہب میں دست برد کرنے کے لئے بڑھ رہا ہے:

# خطبۂ جمعہ

## شریعت کی حرمت میں فرق نہ آئے

از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۸ فروری سنہ ۱۹۲۱ء

جناب مولانا نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

**امت محمدیہ مرحومہ ہے**

خطبوں میں جس طرح یہ ایک حصہ ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو نیکی کی تحریک کی جائے۔ ایسے ہی یہ بھی ہے۔ کہ جو خطرات جماعت کو آنے کا اندیشہ ہو۔ ان سے قبل از وقت آگاہ کیا جائے۔

اس امت کے ناموں میں سے ایک نام امت مرحومہ ہے۔ یہ خدا کا خاص رحم ہے۔ کہ جس قدر اقوام سابقہ تباہ ہوئی ہیں۔ ان کے تمام اسباب و علل اس امت کو بتائے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ امت ان اسباب سے اپنے آپ کو بچا کر ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔ قرآن کریم نے ان تمام ٹھوکروں کا ذکر کیا ہے۔ جو پہلی امتوں کے لئے موجب ہلاکت ہوئیں۔ اور ان خطرات کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جن کی وجہ سے کوئی قوم ہلاک ہو سکتی ہے

**مسیح ناصری و مسیح محمدی**

حضرت مسیح موعود جن کے ہم مرید ہیں۔ اور جن کو خداوند تعالےٰ نے ایک قوم کے تیار کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ پہلے مسیح کے تمام کمالات کے جامع ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہیں۔ اور اسی طرح جو حالات مسیح کی قوم کو پیش آئے۔ ضرور ہے۔ کہ آپ کی قوم کو بھی پیش آئیں۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ وہی حالات جو ایک قوم کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوئے دوسرے کے لئے ہدایت ہو جائیں۔ جیسا کہ ہر ایک جانتا ہے۔ کہ آگ جلاتی ہے۔ لیکن حضرت ابراہیم کے لئے آگ سلامتی کا موجب ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ پہلے مسیح کو اس کے دشمنوں نے سولی پر چڑھایا۔ مگر یہ مسیح اپنے دشمنوں کو سولی پر چڑھائیگا۔

**ہدایت کے معنے**

پس قرآن کریم نے ہمیں بتا دیا۔ کہ پہلی اقوام کو کس کس طرح ٹھوکریں لگیں مسیح کی قوم کس طرح گمراہ ہوئی۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے نصاریٰ کو ضالین قرار دیا گیا۔ اس کے دو معنے ہوتے ہیں۔ ایک سیدھی راہ پر ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابل میں مغضوب علیہم اور ضالین ہوتے ہیں۔

اور ہدایت کے تین معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ سیدھا رستہ دکھا۔ دوسرے معنے یہ ہیں۔ کہ سیدھے رستہ پر چلا۔ تیسرے یہ کہ چلائے چل اور منزل مقصود پر پہنچا مگر بہت لوگ ہوتے ہیں۔ کہ جب وہ صحیح راستہ پر چل رہے ہوتے ہیں۔ تو کسی وجہ سے راستہ ہی میں بھٹک جاتے ہیں۔ اور بعض وہ ہوتے ہیں۔ کہ منزل تک تو پہنچتے ہیں۔ مگر ان کو بوجہ ان کی شرارت کے اس مقصد اور نعمت سے متمتع ہونے سے محروم کیا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ یہود مغضوب علیہم ہیں۔ اور نصاریٰ ضالین

**عیسائی کیوں ضال ہوگئے**

عیسائی کیوں ضال قرار دیئے گئے۔ اس لئے کہ ان میں شریعت کی عظمت نہ رہی۔ اس کے یہ معنی بھی کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ بے جا محبت میں گرفتار ہو گئے۔ مگر بے جا محبت میں گرفتار ہونے کا درجہ دوسرا ہے۔ پہلا درجہ شریعت کی بے وقعتی ہوتا ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں میں ظالم نماد اہل قرآن ہیں۔ کہ ان سے سوال ہوتا ہے۔ کہ نماز کا ذکر قرآن میں اس تفصیل سے نہیں تو وہ کہتے ہیں کہ چھوڑ دو۔ اذان کا ذکر نہیں مت کہو۔ جنازے کا حکم نہیں مت پڑھو۔

اسی طرح مسیحی لوگ جب غیر اقوام میں تبلیغ کرنے لگے۔ اور انہوں نے مسیحیت اور ان اقوام کے مذاہب کو ایک چیز بتا کر صرف نام کا فرق ظاہر کیا۔ مگر جب ان اقوام کی طرف سے اعتراض ہوا۔ کہ تم میں فلاں فلاں باتیں ہیں۔ جو ہمارے ہاں نہیں۔ تو ان کی طرف سے کہہ دیا گیا۔ کہ مسیح کے حواری یہودیوں سے آئے تھے۔ اس لئے وہ اپنی عادتوں کو نہ چھوڑ سکے ورنہ شریعت تو لعنت ہے۔ یہ خدا نے اس لئے بھیجی تھی۔ کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ شریعت کی پابندی سے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ نجات خدا کے رحم سے حاصل ہوتی ہے۔ پس اب مسیح کے کفارہ کے بعد کوئی حرام حلال نہیں۔ اور نجات شریعت کی پابندی سے نہیں۔ بلکہ محض مسیح کے صلیب پر مرنے کے بعد جی اٹھنے سے حاصل ہو جاتی ہے۔

**شریعت کی انسان کے لئے ضرورت ہے**

جب یہ حالت ہوئی۔ تو ان میں شریعت کی عظمت نہ رہی۔ مگر انسان کی یہ طبعی حالت ہے کہ وہ کبھی آزاد نہیں رہتا۔ بلکہ ضرور کسی نہ کسی قانون کا پابند اپنے آپ کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی اس آیت میں کہ ایحسب الانسان ان یترک سدی (پارہ ۲۹ ع ۱۸) (کیا انسان گمان کرتا ہے۔ کہ اس کو یونہی چھوڑ دیا جائیگا) اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ تجربہ کرکے دیکھو۔ کہ جو لوگ آزادی آزادی کیا کرتے ہیں۔ وہ بھی بہت سی قیود میں مبتلا ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یورپ نے عیسائیت کی وجہ سے شریعت کو تو لعنت قرار دیدیا۔ مگر آزادی حاصل کرنے کے بعد جن خودساختہ قواعد کی وہ پابندی اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہ اس شریعت سے بہت ہی زیادہ ہیں۔ پس اس طبعی تقاضے کے باعث شریعت کو چھوڑ کر ارباباً من دون اللہ کی تلاش ہوئی تاکہ ان کی خودساختہ باتوں کی پابندی کریں۔ پس اللہ کے سوا جن کو ارباب بنایا جاتا ہے۔ وہ دوسرا قدم ہوتا ہے اس پہلی غلطی کا۔

**مسیح موعود مہدی بھی ہیں**

ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپ میں وہ تمام باتیں تھیں جو مسیح ناصری میں پائی جاتی تھیں۔ اسی طرح آپ کی جماعت مشابہ ہے۔ مسیح ناصری کی جماعت کے اس لئے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت کو بھی وہی حالات پیش آئینگے۔ جو مسیح کی قوم کو

پیش آئے اسی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہ جب حضرت اقدس نے اپنے مسیح ہونے کا اشتہار لکھا۔ تو اس کا مسودہ قبل اشاعت آپ کو دکھایا۔ آپ نے پڑھا۔ تو آپ کو خیال پیدا ہوا۔ کہ جس طرح مسیح ناصری کی آمد بنی اسرائیل میں سلسلہ موسوی کے اختتام کی نشانی تھی۔ اسی طرح آپ کی آمد امت محمدیہ کے لئے یہی بات پیدا کرنے والی نہ ہو آپ نے یہ خیال حضرت مسیح موعود کے حضور پیش کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب آپ کا خیال خوب پہنچا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ میں محض مسیح نہیں۔ مہدی بھی ہوں۔ پس جو مہدویت کے ماتحت جماعت ہو گی اور وہی زیادہ حصہ ہو گی۔ وہ سلامت رہے گی۔ کیونکہ مہدویت جو محمدیت کا بروز ہے وہ مجھ میں مسیحیت سے زیادہ ہے۔ میری جماعت میں مسیحیت کی شان کے ماتحت جو لوگ آئینگے۔ وہ کم ہونگے۔ یہ ایک بشارت ہے کہ ہمارا اکثیر حصہ پہلوں کی ٹھوکروں سے بچیگا مگر آپ جانتے ہیں۔ جس کم حصہ کے لئے بھی یہ بات ہو وہ تو ہلاک ہوا۔

## حضرت امام حسین کے متعلق حضرت مسیح موعود کا اعلان

حضرت مسیح موعود کے وقت میں ایک زمانہ میں مہمان خانہ میں ایسے لوگ جمع ہو گئے تھے۔ جو دیر تک بحث مباحثہ میں لگے رہا کرتے تھے۔ اسی عرصہ میں کہیں امام حسین علیہ السلام کے متعلق بحث چل پڑی۔ حضور کو معلوم ہوا تو آپنے اشتہار لکھا اور بتایا۔ کہ ہم امام حسین کے متعلق کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ حدیث کی بے قدری کرنے لگے تھے۔ تو حضرت مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کے سامنے جماعت کو اس غلطی پر پہنچنے سے روکا تھا۔

## غیر احمدی علماء کے مقابلہ میں احمدیوں کا رویہ

ہر ایک غلطی کے پیدا ہونے کے اسباب ہوتے ہیں مسیح ناصری کے مخالف علماء یہود فقیہی اور فریسی ہوئے۔ جو کہ شریعت کے محافظ تھے۔ پس اس مخالفت کی وجہ سے جب وہ مسیحیوں کی نظروں میں ذلیل و خوار اور مبغوض ممقوت ہوئے۔ تو جس شریعت کے وہ محافظ تھے اس کی بھی وقعت ان کے دلوں میں کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اس جوا گردنوں سے اتار دیا مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف مسلمان علماء ہوئے جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہی انکی نظروں میں ان علماء کی کسطرح عزت ہو سکتی ہے وہ ان کو بدترین مخلوق سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔ مگر یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک چیز سے تعلق رکھنے والے لوگ بد اخلاق ہوں۔ اور اعمال خراب رکھتے ہوں تو اس چیز کو بھی پسند نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً قابل بادشاہ ہو۔ اس کی عزت کے ساتھ اس کی حکومت کی بھی عزت ہو گی۔ مگر نالائق بادشاہ کی سلطنت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ چونکہ علماء نے اپنی سخت غلطی اور بد اخلاقی اور نالایقی سے مسیح موعود جیسی نعمت کا انکار کر کے اپنی خرابی حالت کا اظہار کیا۔ اس لئے اس کی وجہ سے شریعت کی عظمت میں فرق آنے کا بھی اندیشہ ہو سکتا ہے

## مسیح موعود نے شریعت کی عظمت کو قایم کیا

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے مسائل کی طرف بھی بلایا۔ اور اس کی پابندی کا حکم دیا۔ اس واسطے اگر کوئی شخص مسائل میں سے کسی چھوٹے سے چھوٹے مسئلہ کی بھی بے قدری کرے۔ مثلاً فرض کفایہ کو بے حقیقت جانے یا واجبات کو نظر انداز کرے۔ سنن کی پرواہ نہ کرے۔ تو لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوگا۔ کہ فرائض کا تارک ہو جائے گا۔

## ہماری ہر ایک بات سند ہو سکتی ہے

میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہم وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مسیح موعود کو دیکھا۔ آپ کے خلیفہ اول کے ساتھ رہے۔ اب خلیفہ ثانی کے عہد میں سے گذر رہے ہیں۔ ہم اگر کسی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی نظر انداز کرینگے۔ تو ہماری غلطی آئندہ بڑی بڑی غلطیوں کا باعث ہوگی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک وقت میں کس مپرس اور فاقہ مست انسان تھے۔ بھوک سے بے حال ہو کر بعض دوستوں کے ہاں جاتے۔ کہ شاید وہ کھانے کے لئے کہیں۔ (آپ سوال نہیں کرتے تھے) جب وہاں سے کچھ نہ ملتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور آتے۔ آپ کچھ دودھ وغیرہ دیتے۔ مگر آج انہی حضرت ابوہریرہ کا نام کس قدر عزت سے لیا جاتا ہے اور ان کے اقوال و افعال کی بھی کس قدر وقعت کی جاتی ہے۔ اسی طرح آج ہم لوگ جو معمولی سے معمولی بات بھی کرتے ہیں۔ وہ آئندہ زمانہ میں ایک دلیل بن جائیگی۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ احتیاط کریں

## کیا ہم غالی ہیں

میں تتمہ کے طور پر آخر میں ایک اور بات بھی لکھتا ہوں۔ کہ ہمارے معترض ہماری ہر ایک بات کو اعتراض کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چونکہ ہمارے ہاں خطبے چھپتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو ایسی باتوں سے اعتراض ہاتھ آتا ہے غیر مبائعین کا گروہ ہمیں غالی قرار دیکر ضال اور عیسائیوں کی مانند گمراہ قرار دیتا ہے اسلئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کیوں مانتے ہیں۔ اور آپ کے خلفاء کی پیروی کیوں کرتے ہیں۔ چونکہ میں نے اس خطبہ میں ضالین کے متعلق گفتگو کی ہے۔ اور اپنے بھائیوں کو کسی آئندہ پیدا ہونے والی غلطی سے تنبیہ کیا ہے اس لئے وہ جھوٹ سے ہمیں ضال قرار دینے کے لئے بول پڑیں گے۔ مگر یہ ان کی بیہودگی ہے۔ جو بے جا محبت کرے۔ وہ بے شک گمراہ ہے۔ لیکن جو بغاوت کرے۔ اور اطاعت سے نکل جائے۔ وہ بھی باغی اور گمراہ ہے۔ ہمیں وہ ضالین قرار دیتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم حضرت مسیح موعود کو نبی مانتے ہیں۔ اس کا سہل جواب یہ ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا کلام حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول علی الاعلان کہہ رہا ہے۔ تو ہم بیجا محبت کرنے والے غالی اور ضال نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم وہی درجہ دیتے ہیں۔ جو خدا نے آپ کو دیا ہے۔ لیکن جو لوگ حضور کے خداداد درجہ کے منکر ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وہ خود خدا کے رسول کے منکر ہیں۔ دیکھو اگر خدا کے دیئے ہوئے درجے سے کسی کو یاد کرنا غلو اور بے جا محبت اور ضلالت ہے تو وہ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق کیا کہینگے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہی درجہ مانتے ہیں جو خدا نے حضور کو دیا قرآن کے معیار کے مطابق وہ لوگ بھی نعوذ باللہ منہ ضال اور گمراہ اور غالی اور بے جا محبت میں گرفتار کہلانے کے مستحق ٹھہرینگے۔

پس یاد رکھو کہ غالی گروہ وہ ہوتا ہے۔ جو اصلی اور واقعی درجہ سے بڑھائے نہ کہ وہ جو اصلی اور واقعی درجہ کا اظہار کرے۔ حضرت مسیح ناصری کو نصاریٰ کا خدا کا بیٹا کہنا جن معنوں میں ہے وہ بے جا محبت اور غلو ہے کیونکہ خدا کا اس طرح کوئی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ لیکن نبی و رسول خدا کے بندے ہوتے ہیں اور خدا نے حضرت مسیح موعود کو نبی و رسول کے خطاب سے مخاطب کیا ہے۔ اسلئے یہ غلو نہیں۔ نہ ضلالت ہے نہ گمراہی بلکہ واقعہ ہے اور حقیقت۔

**اپنی آیندہ نسلوں کی تربیت کرو**

آخری بات میں ایک اور کہکر ختم کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی آیندہ نسلوں کی فکر چاہیئے۔ ہمیں خدا نے حضرت مسیح موعود کی شناخت دی ہے۔ جو ہماری اولاد ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم انکی آیندہ مذہبی۔ اخلاقی۔ ذہنی۔ روحانی۔ علمی حالت کا خیال رکھیں۔ اور ان کو مذہب سکھائیں اور سمجھائیں کہ ہم میں جو بچوں کی طرف سے بے پروائی ہے وہ غیروں میں نہیں۔ افسوس ہے کہ ہم روحانی جماعت ہو کر عیسائیوں جتنا بھی اپنے بچوں کا خیال نہ رکھیں۔ اگر ہماری اولاد احمدی ہو۔ تو وہ یقیناً ہمارے لئے بابرکت ہوگی۔

ہمیں اپنے بچوں کو نصیحت کرنی چاہیئے اور سمجھانا چاہیئے مگر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کسی شخص نے کہا کہ حضور اپنے صاحبزادوں کو (جو ابھی بہت چھوٹے تھے) نماز کے لئے فرمائیں۔ حضرت نے ایک صاحب کا نام لیکر جواب یہاں بیٹھے ہیں اور جن کا نام میں اسوقت نہیں لینا چاہتا فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ جس طرح فلاں صاحب کا فلاں لڑکا ان کی نماز پڑھنے ہے یہ میری نماز پڑھیں۔ ہاں ترغیب ضروری ہے اگر ہمارے بچے بھی دنیا ہی کے گرفتہ ہو گئے اور دین سے غافل اور دین سے بے پرواہ ہو گئے تو بہت برا ہوگا۔ ایک حدیث ہے جس کی یوں تو جرح کی گئی ہے مگر اس میں آتا ہے کہ جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں انکو نماز کی ترغیب دو۔ جب دس برس کے ہوں اور نماز سے لاپرواہ ہوں

# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزنامچہ ڈائری

## ۲۱ر فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

**احمدیوں کے حقوق ورا ثت**

اس سوال کے جواب میں کہ احمدیوں نے اپنے بزرگوں کے مذہب کو ترک کر دیا ہے۔ اسلئے یہ ان کے وارث نہیں ہو سکتے۔ فرمایا یہ صحیح نہیں کہ احمدیوں نے اپنے بزرگوں کے مذہب کو ترک کر دیا ہے۔ بلکہ احمدی ان تمام باتوں کو مانتے ہیں۔ جو ان کے بزرگ مانتے تھے۔ البتہ ایک بات ان میں زائد ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے بزرگوں میں جو ایک پیشگوئی چلی آرہی تھی۔ کہ ایک شخص آنیوالا ہے وہ انکے زمانہ میں مبعوث ہوا۔ اور انہوں نے ان تمام نشانات سے جو اس کے لئے پہلے سے مقرر تھے۔ اس مامور کو پہچان کر قبول کر لیا۔ پس احمدیوں کا اختلاف اپنے بزرگوں سے نہیں۔ بلکہ موجودہ لوگوں سے ہے۔ اسلئے ان کے حقوق تلف نہیں ہو سکتے۔

## ۲۲ر فروری ۱۹۲۱ء

(بعد نماز عصر)

**مسلمانوں کی تباہی**

مسلمانوں کی طرف سے امور سلطنت میں جو غفلتیں ہو رہی ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ حکومت کرنے میں یہ شرط ہے کہ حکمران چوکس رہیں انگریزوں نے ان علاقوں میں بھی ریل جاری کر دی ہے جہاں کوئی آبادی نہیں۔ مگر ایک مسلمان حاکم ہیں کہ آبادی میں بھی ریل نہیں بناتے۔

پھر فرمایا:۔ یہ لوگ خذو احذرکم پر عمل کرتے ہیں اور اپنی حفاظت کے لئے جہاں سے خطرہ کا امکان بھی ہوتا ہے۔ وہاں مناسب انتظام کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:۔ مکے اور مدینے شریف میں قریباً دو یا دو سو میل کا فاصلہ ہے۔ ایسی اہم جگہ میں ریل بنانے کے لئے بھی ترک ہنسنے ہی کرتے رہے۔ بلکہ جو کچھ ہوا وہ بھی غائب ہو گیا۔ اور اتنے حصہ میں بھی ریل نہ بن سکی۔

فرمایا:۔ کہ ترکوں کو عذاب اسلئے آیا کہ انھوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ میں نے ۱۳۱۲ھ میں ایک مشہور ترک کا مضمون پڑھا اس نے اپنے مضمون میں اس بات پر بڑا زور دیا تھا کہ جب تک ہمارے ساتھ اسلام کا نام لگا ہوا ہے ہم ذلیل رہینگے۔ ضرورت ہے کہ اسکو ترک کر دیا جائے۔ ہمیں اپنے آپ کو ترکی یا عثمانی کہنا اور لکھنا چاہیئے۔ اور اس کی غرض یہ تھی کہ بلغاریہ اور جرمنی اور امریکہ وغیرہ سے ہمدردی کی توقع تھی۔ لیکن جب تک اسلام کا نام بھی رہا کچھ نہ کچھ عزت رہی۔ یہ نام ترک کر کے اسکو بھی کھو بیٹھے۔ عربی سے اسقدر مخالفت تھی۔ کہ دو کانوں پر جہاں کہیں عربی میں سائن بورڈ تھے۔ ان کو بدلوا کر ترکی لکھوائے گئے۔

فرمایا:۔ یہ سارا مضمون حضرت مسیح موعود کے ان اشعار میں جو آئینہ کے ہیں آجاتا ہے کہ ؎

| | |
|---|---|
| مسلمانوں پہ تب ادبار آیا | کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا |
| رسول حق کو مٹی میں سلایا | مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا |
| یہ توہین کر کے پھل ویسا ہی پایا | اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا |

مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب نے فرمایا کہ جب ترکی سفیر یہاں آیا تھا۔ اس کے سامنے حضرت اقدس نے بڑے جوش کی تقریر فرمائی تھی۔ اسوقت میں حضرت اقدس کے پاس بیٹھا تھا۔ بار بار حضرت اقدس کی تقریر کے اثناء میں میرے دل میں جوش پیدا ہوتا تھا۔ کہ کوئی خدمت کروں پہلے میں اٹھا۔ اور پنکھا جھلنے لگا۔ حضور نے مجھے روک دیا پھر جوش آیا۔ اور میں نے پنکھا پکڑا۔ تو آپ نے فرمایا یہ آپ کا کام نہیں۔ اس تقریر سے میری حالت یہ تھی۔ کہ خوشی اور جوش سے آنسو جاری ہو رہے تھے۔ حضرت اقدس نے اس تقریر میں فرمایا تھا کہ اگر مجھے نہیں مانینگے تو تباہ ہو جاینگے اسی کے بعد سلطان عبد الحمید کا واقعہ پیش آیا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جو مجھ کو نہیں مانے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ خواہ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔

## رباعی فارسی

(از مولوی بہار الدین صاحب)

| | |
|---|---|
| ہمایوں باد اے ابن مسیحا | نکاح سوئیں تعبیر رویا |
| ترہم ہمی چینا گلہ بامسیحا | خدا گفتہ تری نسلا بعیدا |

# ایڈیٹر اہلحدیث کو دعوت

۱۸ فروری ۱۹۲۱ء کے اہل حدیث میں "قادیانی کیمپ میں بے چینی" کے عنوان سے ایک مضمون درج ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے نہایت ہی بے چینی اور بدحواسی کی حالت میں لکھا ہے۔ اور اپنی بے چینی اور بدحواسی پر حسب مقولہ المرء یقیس علی نفسہ۔ دوسروں کی حالت کو بھی قیاس کرنا چاہا ہے۔ مولوی صاحب کے سارے مضمون میں دو ہی تیر ہیں۔ ایک یہ کہ اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون باقرار مولوی محمد علی ایم اے لکھا گیا کہ مرزا صاحب نے نکاح کی بابت پیشگوئی کی غلطی۔" دوسری یہ کہ قاضی اکمل صاحب نے جو رسالہ "مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی" نام لکھا ہے اسمیں وہ پیشگوئی مذکور کو صاف نہیں کر سکے۔ پہلی بات کے متعلق مولوی ثناء اللہ کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں "اہلحدیث کے حملوں سے قادیانی کیمپ میں بُری طرح کی بدحواسی کے آثار پائے جا رہے ہیں۔" معمولی سمجھ کا انسان بھی ان الفاظ کو پڑھکر سمجھ سکتا ہے کہ وہ مضمون جو پیام صلح میں لکھا گیا۔ اور جس کا نام بھی مولوی ثناء اللہ کو بوجہ بدحواسی اور بے چینی کے بھول گیا۔ اور اسمیں جو کچھ پیشگوئی مذکور کے متعلق لکھا گیا یا بعد میں لکھا جائے گا۔ اس کو قادیانی کیمپ کی بدحواسی کی طرف منسوب کرنا آیا مولوی صاحب کی برقراری ہوش کا نتیجہ ہو سکتا ہے یا بدحواسی اور بے چینی کا۔ پھر تعجب یہ کہ پیشگوئی مذکور کے متعلق اعتراضات کا جواب لکھنا مولوی صاحب کے نزدیک بے چینی اور بدحواسی ہے۔ حالانکہ بے چینی اور بدحواسی اس کا نام ہے۔ کہ جواب کا نام سنتے ہی اور پیشگوئی کی حقیقت کے انکشاف کے متعلق رسالہ دیکھتے ہی اپنا سر پکڑ لینے لگا۔ اور حواس باختگی کے بداثر سے ہوش اُڑنے لگے۔

مصنف رسالہ کی طرف بد دیانتی یا عدم واقفیت کو بھی محض اپنی بد دیانتی اور ناواقفی پر قیاس کیا گیا ورنہ چاہیئے تھا کہ ثبوت کے لئے کوئی بات بھی پیش کی جاتی۔ فن بلاغت کی بھی خوب مٹی پلید کی۔ کہ رسالہ میں اجزاء مستردہ کو مرجع

اور فصیح تسلیم کرکے پھر مرکب کو کلام مہمل یا غیر فصیح قرار دیا اور مثال پیش کردہ کا ثبوت اپنے ہی اس کلام مہمل اور لغو سے دکھایا۔

قاضی اکمل صاحب نے جو کچھ رسالہ میں لکھا ہے وہ واقعات کی بناء پر حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے لیکر لکھا ہے اور مرزا سلطان محمد صاحب کے خط کا عکس بھی دیا ہے جسکو پڑھکر معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ ایسی حالت کا انسان سنت الٰہیہ کے مطابق عذاب میں ماخوذ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔" (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۳۲ کا حاشیہ)

پھر اسی مقام پر فرمایا :-

یہ ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اسکو بے باک کردے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اُٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔"

اس عبارت میں لفظ بے باک کے ساتھ لفظ مکذب کا لانا اور باوجود اس غیرت دلانے والے الفاظ کے سلطان محمد کا تکذیب نہ کرنا یہ وہ بات ہے۔ جو الہام توبی توبی کے اثر وعید کی تصدیق کے لیے کافی ثبوت ہے۔ بلکہ جس کی سلطان محمد کے خط سے اور بھی تائید اور تصدیق ظاہر ہے۔ اور قرآن کریم عذاب سے بچنے کے لئے جو قانون پیش کرتا ہے وہ رجوع جھوٹ صرف تضرع سے ہی عذاب کو ٹال دیتا ہے۔

لیکن ہم کہتے ہیں گو ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود کی ہر ایک پیشگوئی خواہ وہ وعدہ کی تھی یا وعید کی قرآن کریم کی پیش کردہ سنت الٰہیہ کے مطابق ظہور میں آئی۔ لیکن اگر مولوی ثناء اللہ کے نزدیک حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیاں جو ہزاروں میں سے دو چار ایسی ہیں۔ جو پوری نہیں ہوئیں تو مولوی ثناء اللہ بتائے۔ کہ قرآن کریم کے مخالف کیونکر ہوئیں۔ کیا ما ننسخ من آیۃ او ننسہا الخ اور آیت یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت اور آیۃ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم وغیرہ سے ظاہر نہیں کہ بعض نشان منسوخ اور بعض محو ہو جاتے ہیں۔ پھر آیت ما کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون اور آیۃ یعفو عن کثیر سے ثابت ہے۔ کہ دعا توبہ اور استغفار اور ایسا ہی صدقات سے بھی عذاب ٹل جاتا ہے۔ خود دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سے ظاہر ہے۔ کہ ایک مغضوب اور ضال دعا سے خدا کا منعم علیہ بندہ بن سکتا ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ان پیشگوئیوں کو جو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہیں منہاج نبوۃ اور تعلیم اور ہدایت قرآن کے مخالف ثابت کر دیں۔ تو ہم ان کو فی پیشگوئی پانچ روپیہ بطور انعام دے سکتے ہیں۔ اور اگر وہ ثابت نہ کر سکیں۔ تو پھر قرآن کریم کی اس خلاف ورزی کے جرم میں فی پیشگوئی وہ پانچ روپیہ بطور جرمانہ ادا کریں۔

ہاں یہ یاد رہے۔ کہ گفتگو نفس الہام پر ہوگی نہ ایسے کلام پر جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بطور اجتہاد کے ثابت ہو۔ کیونکہ اجتہادی غلطی نفس الہام میں داخل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ایسی غلطیوں سے الہامی کلام قابل اعتراض تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعد اللہ لا یخلف اللہ وعدہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون فرما کر بتا دیا کہ باوجودیکہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہی اور وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے علم کے مطابق وعدہ کو پورا بھی کر دیتا ہے۔ اور اکثر لوگ اپنی سمجھ کے مطابق اس وعدہ کے متعلق اعتراض کرتے ہیں کہ پورا نہیں ہوا۔ پس ایسا الہامی کلام جو کسی وعدہ پر مشتمل ہو۔ اکثر لوگوں کا اس کے نہ سمجھنے سے ٹھوکر کھانا حسب ارشاد بالا غیر ممکن نہیں۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کو شوق ہو تو میدان مقابلہ میں تصفیہ کے لئے باہر نکلیں۔ اور رقم انعام یا جرمانہ کی داد و ستد الٰہی تصفیہ پر ہوگی۔ جس کے لئے ایک سال میعاد مقرر ہونی چاہیئے۔ اس صورت میں اگر وہ ثالث پسند کریں تو تراضی فریقین ہمیں اس سے بھی انکار نہ ہوگا۔

خاکسار :- ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔

## موجودہ وی پی سسٹم

افسوس ہے۔ کہ موجودہ وی پی سسٹم اخبار کے دفاتر کے لئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اب ہر وی پی رجسٹری کرانا ضروری ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ڈاکخانہ کے کلرکوں کا کام بڑھ گیا ہے اور ادھر اخبار والے چیختے ہیں۔ کہ ان کے وی پی ڈاکخانہ میں رکے رہتے ہیں۔ پانچ بھیجو وی پی بھیجا ہو۔ تو پانچ چھ روز انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب ہر وی پی کی رسید لی جائیگی۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی وی پی کرانے ہوئے تو آخر کتنے وی پی ہو سکینگے یہ دقت ڈاکخانہ قادیان میں زیادہ ہے۔ جہاں عملہ مختصر ہے اور اخبار زیادہ۔ رجسٹری کلرک بہت کوشش کرتا ہے۔ مگر آخر جو کچھ کرتا ہے۔ وقت کے اندر ہی کرتا ہے۔ اخبار کے دفتر میں ایک آدمی محض اس لئے مخصوص کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ڈاکخانہ کی کھڑکی کے پاس کھڑا رہے۔ اور حسب فرصت و گنجائش وی پی پیکٹ دیتا رہے۔

پھر جو رسیدیں ملتی ہیں۔ ان کا ملنا نہ ملنا اخبار والوں کے لئے یکساں ہے۔ کیونکہ اول پنسل سے لکھا ہوا اول تو پڑھا ہی نہیں جاتا۔ دوم یک ایک نام کے کئی خریدار ہوتے ہیں۔ جب تک خریداری نمبر نہ ہو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ کس کا وی پی وصول ہوا ہے۔ اس سے پہلے جرنل فارم تھے۔ جن کا اندراج دفاتر اخبار میں ہوتا تھا۔ اور ایک نمبر دفتر میں محفوظ رہتا۔ ڈاکخانہ کا نمبر دیکھ کر معلوم ہو جاتا تھا۔ یہ وی پی کس آرڈر کس کا ہے۔ اب مرسلہ وی پی فارم الگ ہو جائے اور مکتوب الیہ کا ڈاکخانہ سے نیا منی آرڈر فارم لکھا جائے۔ جیسا اکثر ہوتا ہے۔ (خصوصاً قادیان سے جانے والے وی پی پیکٹوں پر کیونکہ یہاں دو مہینے سے وی پی فارم بھی نہیں ملتے) تو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ یہ رقم کس کی ہے۔ کیونکہ ڈاکخانہ والے بسا اوقات بجائے اس شخص کا نام لکھ دیتے ہیں۔ افسران ڈاک کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ وی پی کا بہترین انتظام کریں جس سے ڈاکخانہ والوں کا کام بھی ہلکا ہو اور اخبار کے دفاتر کو بھی سہولت ہو۔ یہ نہیں ہو سکیگا۔ جب تک حسب دستور سابق وی پی جرنل نہ ہو جس کی خانہ پری دفاتر اخبار ...

## انجینئرنگ سکول لدھیانہ ۱۲

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو
اپریل ۱۹۱۹ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی۔ جس میں اسی
سال اسی طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو
پچیس ہو گئی۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء سے اوورسیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے
جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین
کلاس بھی کھول دی گئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آ رہی
ہیں۔ اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے
ریمارکس لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے
ہیں۔ ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سرویئنگ اور ڈرافٹنگ وغیرہ کا
کام موجود ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو
ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک
اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے
مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔
المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر و لالہ سکھپال انجینئر پرنسپل

## نسخہ مقوی ۲

شنگرف رومی ایک تولہ کو دودھ ایک پاؤ پختہ میں
مسلسل کھرل کر کے تمام دوا کا ایک قرص کف دست جوان
آدمی کے برابر چوڑا بنائیں۔ جب قرص اچھی طرح خشک
ہو جاوے۔ قرص مذکور کو سات تولہ سوت دیسی میں لپیٹ
کر محفوظ الہوا جگہ میں اس پر ایک کوئلہ رکھ دیں۔ بہت عمدہ
اور سفید قائم اور بے دود کشتہ ہو جائیگا۔ کشتہ ہذا ایک تولہ
دمبالی درجہ اول ۱/۴ تولہ دونوں کو بعصارہ ادرک میں کھرل
کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ بوڑھے اصحاب
ضعف اعصاب درد کمر۔ درد پشت ضعف کیلئے اکسیر ہیں۔ راقم
کا معمول اور مجرب ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک ۸/ جو ایک
آدمی کے واسطے کافی ہیں۔

المشتہر
فقیر منشی محمد عبداللہ سنیاسی نروٹ جیمل سنگھ
ضلع گورداسپور پنجاب

## نصیر بک ایجنسی ۲

**مفت**

آج کل جبکہ قرآن مجید حمائل شریف معہ ترجمہ وغیرہ کو ملتی ہے۔ ایسے وقت اگر قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب
کامل جائے جو پسندیدہ حضرت خلیفہ اول کا ہے۔ اور جس کو جلد
پر احباب بہت مانگتے تھے اگرچہ کاغذ کسیقدر جلد اور ہم نے مجلد بلجائز
تو مفت نہیں اور کیا ہے۔ ہر قسم کے قاعدہ و پارہ و قرآن کریم و سلسلہ عالیہ
کی مکمل کتب کے ملنے کا پتہ محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

## خوبصورت موڑھا مقراض ۲

(۱) ایک نئی عجیب اور انوکھی ایجاد ہے۔ اس سے پہلے ایسی
مقراض جو بند ہو کر خوبصورت موڑھا بن جائے اور کھلی ہوئی قینچی
کام دے۔ آپ نے نہ دیکھی ہوگی۔ لہذا اگر آپ جدید ہندوستانی
کاریگری کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا چاہیں۔ تو ایک ضرور منگا کر ملاحظہ
فرمائیں۔ قیمت نہایت واجبی ہے
المشتہر شیخ محمد محی الدین محلہ انصار پانی پت

## چار تازہ شہادتیں بطور نمونہ

خان بہادر محمد حسین صاحب جج پنشنر علیگڑھ رقم
فرماتے ہیں۔ رفیق حیات کا کاغذ۔ لکھائی چھپائی
قابل تعریف ہے۔ پہلا مضمون بھی ماشاء اللہ بہت لیاقت
سے لکھا گیا ہے۔ خدا کرے ملک میں اسکی اشاعت بہت ہو
منشی سراج الدین صاحب بریلی سے تحریر فرماتے
ہیں۔ رفیق حیات پہنچا۔ دیکھکر دل خوش ہوا۔ اور اس
کے جاری رہنے کی دعا کی۔
جناب منشی حامد حسین خانصاحب پنشنر میرٹھ سے تحریر
فرماتے ہیں۔ کہ رسالہ رفیق حیات بہت مفید معلومات سے
پر ہے۔
منشی اللہ دتا صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں۔ رفیق حیات
کا تازہ پرچہ کیا بلحاظ چھپائی و لکھائی اور کیا بلحاظ
مضمون کے امید ہے۔ کہ اس کی خریداری بہت بڑھ
جائیگی۔ موجودہ پرچہ میں جو مضمون ہیں وہ بہت ہی اعلیٰ
ہیں۔ قادیان کا علمی ادبی طبی اور خواتین کا ماہوار رسالہ

"رفیق حیات" کا نیا دور زندگی جس کو ماہ رواں سے بلحاظ
مضامین اور لکھائی چھپائی کے اعلیٰ پیمانہ پر شروع کیا گیا
ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا شہادتیں ظاہر کرتی ہیں۔ [illegible]
جس میں مکرم فاضل میر محمد اسحاق صاحب احادیث نبوی کی
حکمت فلسفہ بیان فرماینگے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی طبی ہدایات
اور مجربات احمدی خواتین کے لئے نہایت پاکیزہ اور لطیف
مضمون سلسلہ کے مشہور شعراء کی نظمیں اور ادبی مضامین
درج ہوتے رہینگے۔ غرضیکہ رسالہ ہذا کا اہم مقصد احمدی
بھائیوں اور بہنوں میں مذہبی۔ ادبی۔ علمی اور طبی مذاق پیدا
اور قائم کرنا ہے۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے دلچسپ بنایا
گیا ہے۔ احباب کی قدردانی کا انتظار ہے۔ درخواستیں جلد
آنی چاہئیں۔ نمونہ کا پرچہ ۴/ قیمت سالانہ ۲/

## تبلیغ کا میدان

بہت زیادہ وسیع کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح
ایدہ اللہ بنصرہ بار بار تاکید فرما رہے ہیں۔ اس ضرورت
کو پورا کرنے کے لئے سردست چار ٹریکٹ شائع کئے ہیں
(۱) ایک عظیم الشان بشارت۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
کا تبلیغی مضمون ۱۲/ فی سینکڑہ (۲) ایک پادری کے نام خط۔
مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ ۱/ فی سینکڑہ (۳)
صداقت اسلام پر شہادت لیکھرام ۶ مارچ جو پنڈت
لیکھرام کی موت کا دن ہے۔ اس کی یادگار میں یہ ٹریکٹ ہے۔
اس میں حضرت مسیح موعود اور لیکھرام کے مابین مباہلہ کا مفصل
بیان ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس یادگار کو قائم کرنے میں
اس کے دوستوں کی امداد کریں ۱۲/ فی سینکڑہ
(۴) تبلیغی احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء اس میں بارہ دلائل
وفات مسیح و صداقت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کی مختصر سوانح
بارہ مجددین کے نام مسائل عیدین۔ مسائل جنازہ مسائل روزہ
وغیرہ نہایت بسط کے ساتھ درج ہیں۔ پہلے یہ ۱۰ فی سینکڑہ
فروخت ہوئے۔ اب فی سینکڑہ ۸ صرف تبلیغ کی وسعت کیلئے
کی گئی ہے۔ احباب تیار رکھیں۔ ان کے علاوہ اور مفید ٹریکٹ
بھی طبع ہو رہے ہیں۔ مینیجر احمدیہ کتاب گھر و رفیق حیات قادیان

# ہندوستان کی خبریں

**کلکتہ کے ہڑتالی طلبہ کی واپسی**
۱۲ فروری۔ کلکتہ میں طلبہ کی ہڑتال تقریباً ختم ہے۔ تین ہفتہ کی تعطیل کے بعد آج تمام کالج کھلے طلبہ بکثرت آئے۔ اور جو ابھی تک نہیں آئے۔ ان کے آجانے کی توقع ہے۔ تین ہفتہ ہوتے ہیں۔ تمام کالج قریب قریب خالی ہو گئے۔ مگر جب کھلے تو تقریباً بھر گئے تھے۔ بعد دوپہر طلبہ نے جلوس بنا کر تلک سوراج فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے بازاروں میں گشت لگائی۔

**ملک خدا بخش خان ٹوانہ کا اعزاز**
بادشاہ سلامت نے نواب خدا بخش خاں ٹوانہ کو دوران جنگ میں ان کی ممتاز خدمات کے صلہ میں میجر کا آنریری رتبہ عطا کیا ہے۔

**حضور نظام اور رمضان شریف**
حضور نظام نے اعلان کیا ہے۔ کہ تین سال تک رمضان شریف عین شدت گرما میں آئیں گے اس لئے صرف ماہ رمضان المبارک میں غرہ سے تا عید الفطر دفاتر و مدارس سرکار عالی صبح آٹھ بجے سے کھولکر دن کے بارہ بجے بند ہوجایا کریں۔ تاکہ کسی قسم کی تکلیف مالایطاق عائد نہ ہو۔ اور کام عمدگی سے چلے۔

**ننکانہ صاحب میں سکھوں میں فساد**
اس ہولناک قتل و غارت کے جو حالات اخبارات میں شایع ہوئے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ۲۰ فروری کو اکالی سکھوں کا ایک گروہ ننکانہ صاحب کے گردوارے میں گیا۔ یہ لوگ سکھ گوردواروں کی اصلاح کے حامی ہیں۔ اسی اصلاح کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ننکانہ میں ۴ تا ۶ مارچ تک جلسہ ہونا تھا۔ مگر ۲۰ فروری کو جو اکالی وہاں گئے۔ ان کی غرض محض گوردوارہ میں متھا ٹیکنا بتائی جاتی ہے۔ وہاں کے مہنت نرائن داس جو پہلے سے تیار بیٹھے تھے۔ انہوں نے گوردوارہ کے دروازے بند کرا کے قتل عام کا حکم دیا مقتولوں کی تعداد مختلف بتائی جاتی ہے۔ ۱۳۰ سے ۲۰۰ تک۔ مہنت نے بعض زندہ آگ میں ڈلوا دیئے۔ اور تیل چھڑکوا کر جلوا دیا۔ جب اس کی خبریں ظاہر ہوئیں تو گورنمنٹ کے افسر اور فوجیں گئیں۔ اور گوردوارے پر قبضہ کر لیا مہنت اور اس کے ساتھیوں کو لاہور سنٹرل جیل میں بھیجدیا گیا۔ کمشنر وغیرہ نے جائے واردات کو دیکھا ہے۔ خبر ہے مقتولوں کی تعداد کم از کم ۶۷ ہے۔ ۲۲ فروری کو ہز ایکسلینسی گورنر پنجاب اور کئی ممبر ننکانہ صاحب میں گئے تاکہ وہاں مظلوموں سے اظہار ہمدردی کریں گوردوارہ سے فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔ اور گوردوارہ سکھوں کی انتظامی کمیٹی کے سپرد کیا گیا۔

**میونسپلٹی کے وائس صدر کی گرفتاری**
ناگپور ۲۳ فروری۔ آج ڈاکٹر ایم۔ آر چولکر وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی ناگپور زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کئے گئے ہیں۔ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ اور وہ بندے ماترم کے نعروں میں سنٹرل جیل پہونچائے گئے۔ سماعت مقدمہ ۳ مارچ کو ہوگی۔

**فسادات فیض آباد میں نقصان کا سرکاری اندازہ**
سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ تمام نقصان کا اندازہ ۸ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے۔

**جعلسازی کے جرم میں دو انگریزوں کی گرفتاری**
کلکتہ ۲۲ فروری رائل ائیر فورس کا افسر جو گذشتہ ہفتہ کلکتہ کی ایک فرم کو جعلی چیک دینے کی وجہ سے گرفتار ہوا تھا۔ آج وہ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ملزم کو جس نے اپنا نام کیپٹن۔ آر۔ اے وائٹ بتلایا ہے۔ ضمانت پر رہا کیا گیا لیکن اسی قسم کی دو مزید شکایتوں کی وجہ سے دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ رائل ائیر فورس کے ایک اور افسر کو بھی کلکتہ کی خفیہ پولیس نے جمال پور میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے ہزار ہزار روپیہ کے دو چیک جن کا روپیہ ادا نہیں کیا گیا تھا۔ جاری کئے تھے

**سیٹھ چھوٹانی کو الوداعی ایڈریس۔** (بمبئی ۲۲ فروری)
بمبئی کے سوداگران نے سیٹھ محمد چھوٹانی صدر مرکزی خلافت کمیٹی کو ایڈریس پیش کیا جو ڈاکٹر ایم اے انصاری اور قاضی عبد الغفار کی معیت میں ڈاک کے جہاز ایس ایس مالوا کے ذریعہ لنڈن کی صلح کانفرس میں شریک ہونے کیلئے انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں۔ ایڈریس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ آپ احکام شریعت کے مطابق دولت عثمانیہ اور مقامات مقدسہ کی سیادت کے بارہ میں ہندوستانی مسلمانوں کے کم از کم مطالبات زبردست ممکن طریق میں پیش کرینگے جنہیں وفد خلافت پوری قوت اور دانشمندی کے ساتھ اتحادی دول کے روبرو پیش کر چکا ہے مسٹر چھوٹانی نے کہا کہ میں انگلستان تو جا رہا ہوں مگر غمگین حالات میں میرا کارکن بھائی یعقوب حسن جو ایک فہمیدہ مدبر اور سرگرم کارکن خلافت ہے چھ مہینے کیلئے جیل بھیجدیا گیا ہے۔ خلافت کے متعلق برطانی وزرا کے معاندانہ رویہ کی وجہ سے ہندوستانی مسلمانوں کے دل پہلے ہی زخمی ہیں اب کارکنان خلافت کی گرفتاری کے تازہ چرکے دیئے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح ان کی مذہبی آزادی کو پامال کیا جا رہا ہے۔ آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر بہت زور دیا۔ جس کے بغیر نہ خلافت اور نہ مظالم پنجاب کی تلافی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی سوراج حاصل ہو سکیگا آپکی رائے میں لنڈن کی کانفرنس صلح میں آپ کے بلائے جانے کی وجہ ہندو مسلم اتحاد ہی ہے۔ آپ نے حاضرین کو یقین دلایا۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی مطالبات پر ثابت قدم رہیگا قاضی عبد الغفار نے کہا۔ کہ حالات بدل گئی ہیں۔ حکومت برطانیہ اور اتحادی دول مجبور ہو گئی ہیں۔ کہ ترکی معاہدہ پر نظر ثانی کریں۔ لیکن وہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانان ہند کو شکر گذار کریں مرکزی خلافت کمیٹی کے صدر کو مدعو کرکے انہیں امید ہے۔ کہ وہ یہ کہنے کے قابل ہو سکینگے کہ یہ سب کچھ اسلئے کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانان ہند نے انگلستان سے کہا۔ کہ ترکی معاہدہ صلح پر نظر ثانی کی جائے آپ نے کہا کہ وہ خلافت کے لئے بھیک مانگنے کیلئے نہیں جا رہے ہیں۔ بلکہ حکومت برطانیہ اور اتحادیوں پر اثر ڈالنے کیلئے کہ مسلمانان ہند اپنے مطالبات پر قائم ہیں ڈاکٹر انصاری نے کہا۔ اب جان لیا گیا ہے کہ کون مسلمانان ہند کا حقیقی نمائندہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ آپ اور آپکے رفقا قوم کے حکم کو پورا کرنے کیلئے جو انہیں دیا گیا ہے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ انکے بعد مسٹر شوکت علی نے ایک مختصر تقریر کی اور مسٹر چھوٹانی سے کہا۔ کہ صلح کانفرنس میں برطانی وزرا تک مسلمانان ہند کا پیغام پہونچادیں۔ کہ جبتک انکے

# ممالک غیر کی خبریں

## شورش آئرلینڈ

**جنوبی آئرلینڈ میں نئی تحریک** لنڈن ۱۷ر فروری۔ ڈبلن کا اخبار "آیزور" مظہر ہے کہ یہ بات ہر طرح یقین کرنے کے لائق ہے کہ سن فینوں کی جماعت کے انتہا پسندوں نے اب تک کوئی ایسی تحریک نہیں کی تھی جیسی کہ آجکل ظہور میں آرہی ہے۔ اس تحریک کا رونما ہونا ان کارروائیوں سے معلوم ہوتا ہے جو سڑکوں کے توڑنے تار اور ٹیلیفون کے سلسلہ کاٹ ڈالنے اور پلوں کے توڑ ڈالنے میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اس قسم کی کارروائیاں جنوبی آئرلینڈ اور بالخصوص ان علاقوں میں جہاں پر مارشل لار جاری ہے۔ عمل میں آرہی ہیں ۔

**ٹرین کو جھیل میں گرانے کی کوشش** لنڈن ۱۸ر فروری۔ ڈونیگل رپورٹر سے حادثہ اسوجہ سے وقوع پذیر نہ ہو سکا کہ وقت پر پتہ چل گیا کہ ریلوے لائن ایسے طور پر اکھاڑ کر لگادی گئی تھی۔ کہ گاڑی ایک جھیل میں گر پڑتی۔ اس ہفتہ میں سن فین انگریزی فوج کا بہت کم نقصان جان کر سکے ہیں۔

**ایک حیرت انگیز دستاویز** دیوان عام میں ایک عجیب و غریب دستاویز سن فینوں کی پڑھی گئی۔ جس میں ملک سے باہر کارروائیوں کیلئے ۳۰ ہزار پونڈ کا ذکر تھا۔ اور یہ بھی تحریر تھا کہ انگلستان اور سکاٹ لینڈ میں ساری جائدادیں قطعی تباہ کردی جائینگی اور لوٹ مار کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

**ایک ممبر پارلیمنٹ کی گرفتاری** لنڈن ۱۹ر فروری۔ مسٹر کرو جو سن فینر اور ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ڈبلن میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدہ سن فین ممبران پارلیمنٹ کی تعداد اب ۲۲ تک پہنچ گئی ہے ۔

**ریل گاڑی پر حملہ** لنڈن ۱۹ر فروری۔ مسلح اشخاص نے ایک گاڑی پر حملہ کیا۔ جو فوائینز سے لمرک کو جارہی تھی۔ بمقام بلنگرین ایک مسافر عورت زخمی ہوئی ۔

## متفرق خبریں

**ترکی صدر اعظم لندن میں** لنڈن ۱۷ر فروری۔ ترکی صدر اعظم بھی اس جہاز سے لنڈن پہونچے ہیں۔ جس جہاز سے یونانی وزیر اعظم کلو گردپوس آئے ہیں۔ ریوٹر کے قائم مقام سے ملاقات کرکے صدر اعظم نے بیان کیا کہ انھیں اس بات کا سخت افسوس ہے کہ وہ دو مرتبہ اس قسم کی کانفرنسوں میں شریک ہوئے ہیں۔ لیکن اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ انھوں نے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ اس مرتبہ دول متحدہ اور ترکی کے درمیان کوئی قابل اطمینان معاہدہ ہو سکیگا ۔

**یونانی وزیر اعظم کا بیان** لنڈن ۱۷ر فروری۔ ریوٹر کے قائم مقام سے ایم کلو گردپوس نے بیان کیا۔ کہ وہ تہ دل سے آرزو مند ہیں کہ ترکی عہد نامہ میں کسی قسم کی ترمیم نہ ہو۔ انھوں نے کہا کہ جو علاقے یونان کو انتظام کی غرض سے سونپے گئے ہیں۔ وہاں نہایت اچھا انتظام ہو گیا ہے۔ اور باشندوں کی پوری طور پر حفاظت ہوتی ہے ۔

**لالہ ہرکشن لال کو پنجاب میں وزیر کیوں بنایا گیا** لنڈن ۱۷ر فروری۔ اخبار "مارننگ پوسٹ" رقمطراز ہے کہ پنجاب میں لالہ ہرکشن لال کا تقرر بطور وزیر مناسب نہیں ہے۔ پھر لکھتا ہے۔ کہ یہ مسئلہ ۲۲ر فروری کو دار العوام میں اٹھایا جائیگا ۔

**مشرق وسطی کی قلعہ گیر فوج کا ماہانہ خرچ** لنڈن ۱۸ر فروری۔ دیوان عام میں مسٹر ولیم ولسن نے بیان کیا کہ اس نے اندازہ کیا ہے کہ عراق عرب میں فوج کا ماہانہ خرچ اسوقت ۲۳ لاکھ پونڈ ہے۔ فلسطین میں ۵ لاکھ پونڈ اور قسطنطنیہ میں ۲ لاکھ پونڈ ہے۔

**مانچسٹر میں آتشزدگی کی وارداتیں** لنڈن ۲۰ر فروری۔ علاقہ مانچسٹر میں متواتر دو ہفتوں سے آتشزدگی کی وارداتیں وقوع پذیر ہو رہی ہیں گذشتہ شب بدمعاشوں نے جنھیں سن فین یقین کیا جاتا ہے بعض بڑے بڑے کھیتوں میں آگ لگادی۔ مانچسٹر میں آتشزدگی کی بارہ وارداتیں وقوع پذیر ہوئیں ذخائر کے نقصان کا اندازہ ۳۰۰۰۰ پونڈ کیا جاتا ہے ایک موقعہ پر باغیوں نے ایک کسان کو گولیوں کا نشانہ کیا جس نے اپنے بازو اونچے کرنے سے انکار کیا تھا۔ اب تک دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔

**لنڈن کانفرنس کا افتتاح** لنڈن ۲۲ر فروری۔ تاریخی اہمیت رکھنے والی لنڈن کانفرنس کا آج دوپہر کو قصر سینٹ جیمز میں افتتاح ہوا۔

**سفیروں کی آمد** سفیر جاپان بھی موجود تھے۔ سب سے اول فوجی مشیر کار تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد آٹھ یونانی آئے۔ پھر برطانی فوجی ڈیلیگیٹ پھر لارڈ کرزن۔ اور سینور سفورزا۔ پھر مسٹر لائڈ جارج۔ اور سب سے آخر براینڈ اور فرانسیسی ڈیلیگیٹ ۔

**شاہ حجاز کا نمائندہ کانفرنس میں** لنڈن ۲۱ر فروری۔ اخبار مارننگ پوسٹ رقمطراز ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امیر فیصل نے شاہ حجاز کے نمائندے کی حیثیت سے معاہدہ سیورس کے متعلق اتحادیوں کی بحث و تمحیص میں شریک ہونے کے لئے درخواست کی ہے۔

**طفلس اکیلا رہ گیا جارجی پناہ گزین قسطنطنیہ میں** لنڈن ۲۱ر فروری۔ قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ انگورا سے کوئی خبر نہیں آئی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ سوویٹ فوجیں طفلس سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ہیں اور شہر کے ساتھ برقی پیامات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے ۔ سفارت جارجیا شہر کے سقوط سے انکاری ہے جارجیا کے پناہ گزینوں سے بھری ہوئی پہلی کشتی قسطنطنیہ پہنچ گئی ہے ۔

**مسٹر چرچل کا عزم مصر** لنڈن ۱۸ر فروری۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چرچل عازم مصر ہونیوالے ہیں تاکہ وہاں کے حالات بچشم خود دیکھ کر کوئی صحیح رائے قائم کر سکیں وہ غالباً مارچ کے ابتدائی ہفتہ میں روانہ ہو جائینگے اور شاید دو یا ۳ ہفتے تک انگلستان سے غیر حاضر رہینگے ۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)